روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 15 نومبر 2011ء 18 ذی الحج 1432 ہجری 15 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 257

کفر و نافرمانی سے بچنے کی دعا

حضرت رفاعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ ایمان ہمیں محبوب کردے اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنا دے اور کفر، بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔

(مسند احمد- حدیث نمبر 14945)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تمام تر نامساعد حالات کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن ہے

خدا تعالیٰ کی طرف وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے

اس شدت سے دعائیں کریں کہ ایک دُہائی کی طرح آسمان پر ہماری دعائیں پہنچیں اور عرش کے پائے ہلنے لگیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/نومبر 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 نومبر 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے دنیا کے کئی ممالک میں احمدیوں کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ ایمان سے ہٹانے کی یہ کوشش نئی نہیں ہے بلکہ اللہ والوں کے ساتھ یہی کچھ ہوتا ہے۔ ہم احمدی تو جب اس مخالفت کو دیکھتے ہیں تو ایمان تازہ ہوتا ہے کہ تاریخ دوہرائی جارہی ہے۔ یہ کارروائیاں یا قانون سازیاں حضرت مسیح موعود کی جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں کیونکہ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان فتوحات اور کامیابیوں کی بھی خبر دے دی جو خدا کے برگزیدوں کو ملیں بلکہ اس سے بڑھ کر کامیابیوں کی خبر دی۔ بہرحال یہ سختیاں اور ظلم جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکتے۔ حضور انور نے خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود کی تائید و نصرت فرمائے جانے اور آپ کی فتوحات اور کامیابیوں کے متعلق بعض الہامات پیش فرمائے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو ایمانی جرأت زمانے کے امام نے ہمیں دی ہے وہ ان ظلموں اور تنگیوں کو ذرا بھی خاطر میں نہیں لاتی۔ پس جب حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کو ہم دیکھ رہے ہیں تو یقیناً یہ سب باتیں اس یقین پر ہمیں مزید قائم کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس نے آپ کا ساتھ دیا، آپ کی تائید فرماتا رہا، آئندہ زمانے میں بھی فرماتا رہے گا اور آج بھی حقائق اور واقعات اس بات کی تائید کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات سے نواز رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ الٰہی جماعتوں پر ظلم کرنے والوں کو خدا تعالیٰ ایک مدت تک چھوٹ دیتا ہے پھر ایک روز ضرور پکڑتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آتی ہے تو پھر کوئی قوت، کوئی طاقت اور کوئی عددی اکثریت کام نہیں آتی۔ فرمایا کہ غلط رنگ میں احمدیوں پر مقدمے قائم کرکے، احمدی کاروباری افراد اور ملازموں کو تنگ کرکے اور سکول کالجوں کے معصوم بچوں کو تنگ کرکے ایسے عمل کے مرتکب ہو رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں یقیناً ناپسندیدہ ہیں۔ یقیناً خدا تعالیٰ بہت طاقتور اور سزا دینے میں سخت ہے۔ فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کامیابی عطا فرمانی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے بھیجے ہوؤں کو ہی غالب کرتا ہے اور یہ اس کا فیصلہ ہے۔ پس اس میں مومنوں کو نصیحت ہے کہ تم اپنی کمزوری اور عددی کمی کو نہ دیکھو، اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو، اللہ تعالیٰ سے لَو لگاؤ، نیکیوں کو بجالاؤ، عبادات میں طاق ہو، اس میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور کامیابی کا حصہ بن جاؤ۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کردوں اور بداندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادے کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں گر سکتا لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور ان کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اگر ہم محبت اور وفا سے اس قوی اور زبردست خدا کے آگے جھکتے رہے تو دشمن کا کوئی مکر، کوئی کوشش جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس لئے میں نے گزشتہ دنوں دعاؤں اور عبادتوں اور نفلی روزوں کی خاص تحریک کی تھی۔

حضور انور نے 11 نومبر 2011ء کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے الہام ''بعد گیارہ'' کی وضاحت کرتے فرمایا کہ یہ الہام کئی دفعہ پہلے بھی پورا ہو چکا ہے، اس کی ایک دو مثالیں بھی بیان فرمائیں اور پھر فرمایا کہ پیشگوئیاں اور الہامات بار بار پورے ہوتے ہیں اس لئے مزید اور واضح اور روشن نشانوں کی ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ فرمایا کہ ہمیں اس شدت سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ ایک دُہائی کی طرح آسمان پر ہماری دعائیں پہنچیں اور عرش کے پائے ہلنے لگیں اور پھر ہم فتوحات کے جلد نظارے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کی وفات پر ان کی جماعتی خدمات اور ذکر خیر فرمایا نیز مکرم احمد یوسف صاحب آف شام ایک عرب نومبائع احمدی دوست کی شہادت پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان دونوں مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ انتقال فرماگئیں

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سارہ بیگم صاحبہ کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم پیر معین الدین صاحب مورخہ 12 نومبر 2011ء کو دوپہر کے وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 82 سال انتقال فرماگئیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ محترمہ تھیں۔

آپ 13/اپریل 1929ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں۔ مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد دینیات کلاس میں دینی علوم سے بہرہ ور ہوئیں۔ آپ بہت چھوٹی تھیں کہ آپ کی والدہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ بنت حضرت عبدالماجد بھاگلپوری کی وفات ہوگئی۔ اسی لئے آپ کی پرورش حضرت اماں جان نے کی اور اپنے بہت قریب رکھا۔ آپ کو بھی حضرت اماں جان سے بہت محبت تھی۔ اکثر حضرت مصلح موعود اور حضرت اماں جان کے ساتھ گزرے لمحات کو یاد کرتیں اور بچوں کی تربیت کی غرض سے واقعات سنایا کرتی تھیں۔ مہمان نوازی اور غریبوں کا خیال رکھنا آپ کے بنیادی اوصاف تھے۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الصبور صاحبہ ریجنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا اہلیہ محترم پیر وحید احمد صاحب

محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ اہلیہ محترم مرزا امجد بیگ صاحب ڈیفنس لاہور۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وزراعت

محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا طیب احمد صاحب کراچی

محترم پیر محی الدین طاہر احمد صاحب لاہور

مرحومہ کی نماز جنازہ 15 نومبر بروز منگل بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ محترمہ صاحبزادی صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دکھانے کا باعث ہوئے

ذیلی تنظیمیں یادرکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے اس کو اس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں

اگر ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہر وقت جگالی نہیں کرواتی رہیں گی تو پھر کچھ عرصہ بعد یہ باتیں، ماند پڑنی شروع ہو جاتی ہیں

جب ہم حضرت مسیح موعود سے منسوب ہوتے ہیں تو تکمیل اشاعت ہدایت کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی جاتی ہے

اس آخری زمانے کے وہی لوگ مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعود کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 ستمبر 2011ء بمطابق 23 تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام گروس گیراؤ۔ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ ہفتہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماعات منعقد ہوئے اور ہمیشہ کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دکھانے کا باعث ہوئے۔ مجھے جو خدام اور خواتین کے خطوط آ رہے ہیں، ان سے لگتا ہے کہ ان کو جو بھی باتیں مَیں نے کیں، کہیں، ان باتوں نے ان کے اندر کی جو سعید فطرت تھی اس کو جھنجوڑا ہے، اور یہی ایک احمدی کی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جب بھی انہیں اللہ تعالیٰ کے حکم ذَکِّر کے تحت نصیحت کی جائے، یاددہانی کروائی جائے تو وہ اس پر کان دھرتے ہیں۔ اور ایک اچھی تعداد افرادِ جماعت کی نصیحت پر، یاددہانی پر، مؤمنانہ رویّہ دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی اس تعریف کے تحت آتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (الفرقان:74) یعنی اور وہ لوگ جب انہیں ان کے رب کی آیات یاد دلائی جائیں تو ان سے وہ بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہتے کہ ہم نے تو سنا ہی نہیں کہ کیا کہا ہے اور وہاں کیا ہو رہا تھا، کس قسم کا ماحول تھا۔ بلکہ اگر کمزور ہیں تو ندامت اور احساسِ شرمندگی ہوتا ہے۔ اگر پہلے سے اپنی کوشش نیکیوں میں بڑھنے کی کر رہے ہیں تو ان نصائح اور باتوں کو سن کر ان پر عمل کرنے کی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرتے ہیں۔

اس اجتماع میں دونوں طرف تقریباً نصف جماعت کی حاضری تو تھی۔ اگر حاضر ہونے والوں کی اکثریت اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے والی بن جائے تو جو انقلاب دنیا کی اصلاح کا حضرت مسیح موعود لانا چاہتے تھے اور جو انقلاب ان کی جماعت کو لانا چاہئے اس میں یہ لوگ مددگار بننے کا کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔ اکثریت میں نے اس لئے کہا ہے کہ یقیناً ایسے بھی بیچ میں بیٹھے ہوتے ہیں جو زیادہ اثر نہیں لیتے، لیکن جنہوں نے اثر لیا ہے، اپنے جائزے لئے ہیں، مجھے خطوط لکھے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ اگر آپ ان باتوں کی جگالی نہیں کرتے رہیں گے، اگر ذیلی تنظیمیں میری طرف سے کہی گئی باتوں کی ہر وقت جگالی نہیں کرواتی رہیں گی تو پھر کچھ عرصہ بعد یہ باتیں، یہ جوش، یہ شرمندگی کے جو اظہار ہیں یہ ماند پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے اس کو اس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے۔

ایم۔ٹی۔اے پر سننے والوں کی مَیں نے بات کی ہے تو ان کی طرف سے بھی مجھے اظہارِ جذبات کے خطوط مل رہے ہیں بلکہ بعض بچوں کے والدین کے تاثرات بھی مل رہے ہیں کہ ہمارے بچوں نے، اطفال نے آپ کا خطاب سنا تو ان دس گیارہ سال کے بچوں کے چہروں پر شرمندگی کے آثار تھے۔ بلکہ ایک بچے کی ماں نے مجھے بتایا کہ میرا بچہ جب خطاب سن رہا تھا تو اس نے منہ کے آگے cushion رکھ لیا کہ میں بعض وہ باتیں کرتا ہوں جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ میرے متعلق کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ ٹی۔وی پر مجھے دیکھ دیکھ کر یہ باتیں کر رہے ہیں، خطاب کر رہے ہیں تو میں نے منہ چھپا لیا کہ نظر نہ آؤں۔

پس یہ سعید فطرت ہے، یہ وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود کی جماعت کے بچوں میں بھی پیدا کی ہوئی ہے کہ نصیحتوں پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے بلکہ شرمندہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ بعضوں نے اپنے موبائل فون بند کر دیئے ہیں۔ سکول میں بیٹھ کر بجائے پڑھائی پر توجہ دینے کے بعض بچے اس سوچ میں رہتے تھے کہ ابھی بریک ہوئی یا ابھی چھٹی ہو گی تو پھر اپنے موبائل پر کوئی گیم کھیلیں گے یا اور اس قسم کی فضولیات میں پڑ جائیں گے جو فونوں پر آجکل مہیا ہوتی ہیں۔ اب جب میری باتیں سنی ہیں تو انہوں نے کہا یہ سب فضولیات ہیں، ہم اب اس کو استعمال نہیں کریں گے، ان کھیلوں کو نہیں کھیلیں گے۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں جو صحت نہیں بناتیں، جو دماغی ورزش بھی نہیں ہے بلکہ ایک نشہ چڑھا کر مستقل انہی چیزوں میں مصروف رکھتی ہیں، ایک پاگل پن (یا انگلش میں جسے craze کہتے ہیں) وہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس بات پر خوش نہیں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہو سکتے۔ جو ہوشمند اور بڑے ہیں ان کو تو خود اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور مستقل مزاجی سے ان جائزوں کی ضرورت ہے۔ ان جائزوں کو لیتے چلے جانا ہے اور اسی طرح والدین کو مستقل اپنے بچوں کو یاددہانی کروانے کی ضرورت ہے کہ جب ایک اچھی عادت تم نے اپنے اندر پیدا کرلی ہے تو پھر اسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ ماحول سے متاثر نہ ہو جاؤ۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے لئے عارضی خوشیاں کوئی خوشیاں نہیں ہیں بلکہ جب تک ہماری خوشیاں، ہماری نیکیاں، ہمارے اندر پاک تبدیلیاں، ہمارے اندر مستقل رہنے کا ذریعہ نہیں بنتیں ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ جب تک ہم مستقل اپنی حالتوں کے جائزے نہیں لیتے رہتے، ہم عظیم انقلاب کا حصہ نہیں بن سکتے۔ پس جیسا کہ میں نے اجتماع میں بھی کہا تھا کہ اچھے معیار حاصل کرلینا پہلے سے زیادہ فکر کا باعث بنتا ہے، خود ہر فردِ جماعت پر بھی، ذیلی تنظیموں پر بھی اور نظامِ جماعت پر بھی پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔

اس مرتبہ میں لجنہ سے اس لحاظ سے بھی متاثر ہوا ہوں کہ بچیاں بھی اور خواتین بھی بڑی خاموشی سے اور توجہ سے میری لجنہ میں جو تقریر تھی اسے سنتی رہی ہیں۔ عموماً میں عورتوں کے مزاج کی وجہ سے کوشش کرتا ہوں کہ چالیس پینتالیس منٹ میں اپنی بات ختم کردوں اس سے زیادہ وقت نہ لوں لیکن اس مرتبہ لجنہ کے اجتماع پہ جب میں نے وقت دیکھا تو تقریباً سوا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ لیکن چھوٹی بچیاں بھی، جوان بچیاں بھی، بڑی عمر کی عورتیں بھی پورا وقت بڑے انہماک سے میری باتوں کو سنتی رہی ہیں۔ خدا کرے کہ میری باتیں ان پر اثر ڈالنے والی بھی ہوں۔ یعنی مستقل اثر ہو اور لجنہ کی تنظیم اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ ہمارا اجتماع بڑا اچھا ہوا اور ہماری تعریف ہوگئی، بلکہ مستقل اور مسلسل عمل کے لئے ان باتوں کو اپنے لائحہ عمل میں شامل کریں۔ عہدیدار اپنے بھی جائزے لیں اور ممبروں کے بھی جائزے لیں تبھی ہم حضرت مسیح موعود کے مددگار بن سکتے ہیں۔ تبھی ہم اس زمانے میں شمار ہونے والے کہلا سکیں گے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ایک مبارک امت ہے یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اِس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری۔ (ترمذی کتاب الامثال باب 6 حدیث نمبر 2869) (یعنی دونوں زمانے اپنی الگ الگ شان رکھنے والے ہیں)۔

یہ آخری زمانہ کون سا ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو پہلے زمانے کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑا ہے۔.................اس کا نعوذ باللہ یہ مطلب نہیں ہے کہ مقام کے لحاظ سے آنے والا جو نبی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہوگا اور یہ پہچان مشکل ہو جائے گی کہ یہ بہتر ہے یا وہ بہتر ہے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ ایک آقا ہے اور دوسرا غلام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح مَیں نے اپنے زمانے میں ایک اندھیرے زمانے کے بعد، ہدایت کی روشنی دنیا میں پھیلائی جس کا مسلم کی حدیث میں ایک جگہ یوں ذکر ملتا ہے، بہت ساری حدیثیں ہیں اس بارے میں، ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت عمران بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے۔ عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمایا۔ بہرحال آپ نے اس کے بعد فرمایا۔ ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بِن بلائے گواہی دیں گے، خیانت کے مرتکب ہوں گے، دینداری چھوڑ دیں گے، نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے۔ عہد کے پابند نہیں رہیں گے اور عیش و آرام کی وجہ سے موٹاپا ان پر چڑھ جائے گا۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب فضل الصحابة ثم الذین یلونهم......حدیث نمبر 6475)

پس ایسے لوگوں کے بعد پھر جیسا کہ دوسری حدیثوں سے بھی ثابت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جو امّتِ (-) پر سے اندھیروں کے بادل چھٹنے کا زمانہ ہوگا۔ جس میں آخرین میں مبعوث ہونے والا مسیح و مہدی اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ جگہ جگہ روشنی کے مینار کھڑا کرتا چلا جائے گا اور ہر طریق سے راہِ ہدایت کے پھیلانے کے سامان کرتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ہوا، جو ہدایت کی نعمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے کمال کو پہنچی وہ اس زمانے میں جبکہ ذرائع اور وسائل نے دنیا کو قریب لا کر جسے انگریزی میں کہتے ہیں کہ Global Village بنا دیا ہے، رابطوں کی وجہ سے تمام کرّہ ارض ایک شہر ہی بن گیا ہے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کامل ہدایت کی تکمیلِ اشاعت ہو رہی ہے۔.....................۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 50-49۔ ایڈیشن 2003ء)

پس جب ہم حضرت مسیح موعود سے منسوب ہوتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں تو تکمیل اشاعت ہدایت کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہم پر ڈالی جاتی ہے اور اشاعت ہدایت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم خود بھی اپنی ہدایت کے سامان کرنے والے ہوں۔ ہم اپنے عہدوں کی تجدید کرتے ہوئے اس دَور کی مثالوں کو دیکھنے والے ہوں جب تکمیلِ ہدایت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے آپ کو اس ہدایت اور تعلیم کا نمونہ بنایا تھا۔ اپنے قول و فعل سے اس کا اظہار کیا تھا اور ان کے نمونے دیکھ کر، ان کے عمل دیکھ کر ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق دیکھ کر، ان کے اعلیٰ اخلاق دیکھ کر ایک زمانہ ان کا گرویدہ ہو گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اسلام پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ تلوار کے زور سے پھیلا، یہ بتاؤ کہ چین میں کون سی فوجیں چڑھی تھیں جہاں اسلام پھیلایا گیا تھا۔ اور یہ مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ وہاں کون سے مسلمان تلواریں لے کر جنگ کے لئے گئے تھے؟ فرمایا کہ تاجروں اور مبلغین اور مختلف کاموں سے منسلک جو صحابہ تھے یا ان کے قریبی، ان کے بعد میں آنے والے تابعین جو تھے ان مسلمانوں نے ہی اسلام کا پیغام وہاں پہنچایا تھا۔ اور اس طرح پہنچایا تھا کہ یہ تاجر لوگ یا مختلف کاروباروں میں ملوث لوگ جو وہاں گئے ہیں تو انہوں نے اپنے نمونے دکھائے، اپنی پاک تعلیم کا اظہار کیا اور اس کے ذریعے سے وہاں اسلام پھیلا۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 468۔ ایڈیشن 2003ء)

اور آج چین میں ہم دیکھتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان بس رہے ہیں۔ پس ہر طبقے کے لوگوں کو اپنی حالتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم نے (دین حق) کا پیغام پہنچانا ہے، کس طرح ہم نے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہے؟

چین کی مثال لی ہے تو یہ ذکر بھی کردوں کہ آج کل چین میں بدقسمتی سے براہِ راست (دعوت) کر کے مسیح موعود کا پیغام پہنچانا مشکل ہے۔ لیکن کیونکہ یہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ خود ہی اس پیغام کو پہنچانے کے مختلف ذرائع پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ بھی عجیب توارد ہے کہ جماعت جرمنی کو جہاں احمدیت (-) کا پیغام جرمنی میں پھیلانے کا موقع مل رہا ہے، اشاعت کے مختلف ذرائع اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں وہاں ایک نمائش کے ذریعے چینیوں سے تعارف ہوا اور پھر دو سال سے جماعت جرمنی کو جرمنی سے چین جا کر نمائش میں حصہ لے کر جماعت کے پیغام اور لٹریچر کا سٹال لگا کر چینی زبان میں یہ لٹریچر چینیوں تک پہنچانے کا موقع مل رہا ہے اور نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اگر چینی زبان میں لٹریچر مہیا نہ ہوتا تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلے سے انتظام کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جو چینی ڈیسک ہے وہ اپنا کام خوب انجام دے رہا ہے۔ مکرم عثمان چینی صاحب اس کے انچارج ہیں اور قرآنِ کریم بھی اور باقی لٹریچر کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا جرمنی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لٹریچر کو وہاں تک پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دور دراز ممالک میں ان ملکوں کی اپنی زبان میں قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر پہنچانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ اس زمانے

کے مبارک ہونے کی نشانی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے؟ اور مبارک ہیں وہ لوگ بھی جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حصہ لے رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی سے حصہ پا رہے ہیں، آپ کے دور کی تجدید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے، صرف وقتی طور پر جذبات کا اظہار کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو موقعے عطا فرما رہا ہے ان کو ایک خاص فضلِ الٰہی سمجھ کر ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے حتی المقدور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اب جیسا کہ میں نے بتایا کہ چین میں جرمنی کی جماعت کو ہی پیغام پہنچانے کا موقع مل رہا ہے، اسی طرح دوسرے ہمسایہ ملک بھی ہیں، ان میں بھی یہ موقع مل رہا ہے۔ پس اس فضل الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے اگر دو چار کی اس طرف توجہ تھی یا اگر چند سو کی بھی توجہ تھی تو جس طرح اجتماع کے بعد آپ لوگ جذبات کا اظہار کر رہے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں اپنے پاک نمونوں، اپنے نیک عملوں، اپنے عہدوں کی تجدید سے اس انقلاب میں حصہ دار بنیں اور ان مبارک لوگوں میں شامل ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ آخری زمانہ بھی مبارک ہے۔ پس وہی لوگ اس آخری زمانے کے مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعود کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو............ خوشخبریاں عطا فرمائی تھیں ان خوشخبریوں میں ایک خلافت کی خوشخبری بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب .... میں خلافت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے اس خوشخبری پر مرکزیت کا انحصار ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ مرکزی خوشخبری، وہ بنیادی اہمیت کی چیز جس پر............ ترقی کا مدار ہے وہ خلافت ہے۔ ....ترقی کا مدار آپ نے اپنے بعد خلافتِ راشدہ کو ہی قرار دیا تھا اور اس کے بعد پھر ایذاء رساں بادشاہت اور جابر بادشاہت کے دور کا آپ نے ذکر فرمایا تھا جس میں امت کے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور دل میں تنگی محسوس کریں گے جو ایک اندھیرا زمانہ ہوگا۔ لیکن پھر ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا۔ امت پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑے گی تو ظلم وستم کے دور کو اللہ تعالیٰ ختم فرمائے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوگا جس نے دائمی رہنا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر18596 عالم الکتب بیروت 1998)

............۔ آج مختلف مسلمان علماء اور تنظیموں کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو یہ معاملہ اٹھایا جاتا ہے کہ امّت میں خلافت کا قیام ہو یہ اس لئے ہے کہ یہ سب جانتے ہیں کہ امّت کی بقا خلافت کے بغیر نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے کو ماننے کو تیار نہیں جس کے ذریعہ سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوا۔ پس قرآن اور حدیث جو ہیں اس بات کی تائید فرما رہے ہیں کہ امّت کی بقا اور امّت میں سے ظلموں کا خاتمہ اور اندھیروں کا خاتمہ اس نظام کو چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعے شروع فرمایا۔ آج ہر (-) ملک کی اندرونی حالت اس بات کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ سوچو اور غور کرو کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور اللہ اور اس کا رسول جس بات کی طرف بلا رہے ہیں اس کی طرف آؤ کہ یہی حل ہے تمہارے تمام مسائل کا، تمہارے ملکوں کے اندر کی بے چینیوں کا، تمہارے ملکوں کی دولت پر طاقتور قوموں کی للچائی ہوئی نظروں کا صرف ایک حل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آئے ہوئے اس مسیح ومہدی کو مان لو۔ پس یہ پیغام ہے جو دنیا میں ہم نے پہنچانا ہے اور یہی پیغام جرمنی کے لئے بھی ہے، یورپ کے لئے بھی ہے، ایشیا کے لئے بھی ہے، (-) ملکوں کے لئے بھی ہے۔ خاص طور پر (-) ملکوں کو یہ پیغام ہے کہ جس طرف خدا اور اس کا رسول تمہیں بلا رہے ہیں اس طرف آؤ۔ خدا تعالیٰ کے رحم نے جو جوش مارا ہے اور اس جوش کے تحت اپنے پیارے کو جو مبعوث فرمایا ہے تو اس مسیح ومہدی کی پہچان کرو اور اس کے مددگار بن جاؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔ احمدی باوجود اس کے کہ مسیح موعود کا پیغام پہنچانے سے اکثر (-) ممالک میں ظلموں کا نشانہ بنتے ہیں لیکن وہ............ ہمدردی کے جذبے کے تحت یہ پیغام پہنچاتے چلے جا رہے ہیں۔

پس جب یہ ہر احمدی کا فرض بھی ہے کہ اس پیغام کو پھیلائے تو پھر جیسا کہ مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ ہم جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں ہم میں سے کتنے ہیں جو چوبیس گھنٹے میں ایک مرتبہ یا ہفتے میں ایک مرتبہ یا مہینے میں ایک مرتبہ اس بات پر گہرا غور کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب سمجھتے ہیں تو پھر منسوب ہوتے ہوئے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ ان پر کبھی غور کیا کہ ہماری عبادتوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ ہمارے اخلاق کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں اور فخر سے بتاتے ہیں کہ ہمارے اندر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہے تو اس کی مدد کرنے کے لئے ہم کیا کردار ادا کر رہے ہیں؟ پس یہ سوچنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے رحم نے تو جوش مارا ہے اور حضرت مسیح موعود جیسے عظیم انسان اور آنحضرتؐ کے عاشقِ صادق کو ہماری اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ ہم اس کی بیعت کر لیں۔ لیکن کیا اس عظیم انسان کی بیعت کر لینا ہی کافی ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ بھی پہلے زمانے کی طرح بہتر اور مبارک ہے تو آپ کی اس سے مراد یہ تھی کہ مسیح (-) کے ماننے والے اس عظیم انقلاب کے لانے کا باعث بنیں گے جس کے لانے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا گیا ہے۔ وہ اس تغیر کو زمانے میں لانے میں حصہ دار بنیں گے جس تغیر کے لانے کے لئے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ وہ جنت دنیا میں پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں گے جو آئندہ کی زندگی کی جنت کا وارث بنانے میں بھی مددگار ہوگی۔ پس آج ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ انقلاب لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ زمانے میں ایک عظیم تغیر لانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ دنیا کو جنت بنانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اور اس کے لئے ہمیں قرآنِ کریم کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کے احکامات پر غور کرنا ہوگا اور جب ہم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھال لیں گے جس سے انقلاب پیدا ہوتے ہیں، جس سے تغیر پیدا ہوتے ہیں، جس سے دنیا بھی جنت بن جاتی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا ہمارے پیچھے آئے گی اور ضرور آئے گی۔ آج ہم کمزور ہیں، بظاہر دنیا کی نظر میں ہماری کوئی حیثیت نہیں، ہر جگہ ہم ظلموں کا نشانہ بن رہے ہیں لیکن جب ہم اپنی بیعت کی حقیقت کو جانتے ہوئے ایک نئے عزم کے ساتھ اٹھیں گے تو اگر ان لوگوں کو توفیق نہ ملی تو ان کی نسلیں ضرور ایک دن مسیح موعود کے غلاموں میں شامل ہونا اپنا فخر سمجھیں گی۔ پس اپنے قول وفعل کو اپنی بیعت کا حق دار بنانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ ان مغربی ممالک میں دنیا کی رنگینیوں میں غائب نہ ہو جائیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اجتماعات اور جلسے آپ کی زندگیوں پر اثر ڈالتے ہیں تو اس اثر کو عارضی نہ رہنے دیں بلکہ انہیں زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ ہیں جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں، اپنے نفس کی قربانیاں بھی کرتے ہیں اور اس کی روح کو سمجھ کر کرتے ہیں۔ یہ لوگ نوجوانوں میں بھی ہیں، مَردوں میں بھی ہیں، عورتوں میں بھی ہیں۔ پہلے مجھے واقفینِ نَو نوجوانوں کی یہ فکر ہوتی تھی کہ ان کو پتہ ہی نہیں تھا کہ وقفِ نَو کیا چیز ہے؟ جوان ہو گئے ہیں لیکن سمجھتے تھے کہ جو واقفینِ نَو جامعہ میں چلے گئے وہی جماعت کا کام کرنے والے ہیں۔ باقی کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے کام شروع کر دیئے اور مرکز کو پتہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ کہاں گیا واقفِ نَو؟ سمجھتے تھے کہ وقفِ نو کا نام ہمیں مل گیا بس یہ کافی ہے۔ لیکن اب یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے جو سٹوڈنٹ ہیں، ان سے بھی پوچھو تو یہی بتاتے ہیں کہ ہم یہ تعلیم آپ سے پوچھ کر، مرکز سے پوچھ کر حاصل کر رہے ہیں اور ختم کرنے کے بعد مکمل طور پر جماعت کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پس یہ روح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو غلط کاموں سے، غلط باتوں سے پاک رکھنے کی کوشش کریں اور یہ لوگ پاک رکھنے کی کوشش کرتے بھی ہیں۔

مالی قربانی کا سوال ہے تو کل ہی ایک خاتون ایک ڈھیر سونے کے زیورات کا مجھے دے گئیں کہ

مَیں نے جماعت کو دینے کا عہد کیا ہوا تھا اب یہ مجھ پر حرام ہے۔ باوجود میرے کہنے کے کہ اپنے لئے کچھ رکھ لو یہی کہا کہ جو عہد مَیں نے اپنے خدا سے کیا ہے اس کو پورا کرنے سے مجھے نہ روکیں۔ پس یہ انقلاب ہی تو ہے جو حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے افراد میں پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ عبادت کرنے میں بھی خشوع و خضوع دکھانے والے ہیں۔ شریعت کے دوسرے احکام میں بھی عمل کرنے والے ہیں۔ چاہے وہ کاروباری معاملات ہوں یا گھریلو معاملات تا کہ گھر بھی اور معاشرہ بھی جنت نظیر بن جائے۔ اس زمانے میں جب ہر طرف دنیا داری اور نفسا نفسی کا غلبہ ہے، نیکیوں کا جاری کرنا اور انہیں جاری رکھنا اور پھر اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگنا، یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث بنتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا، ایسے لوگ تو ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی بہت بڑی اکثریت ہونی چاہئے تا کہ ہمارا پورا ماحول اور ہمارا معاشرہ اس دنیا میں بھی اور آئندہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث بن رہا ہے۔ اور مسیح موعود کے زمانے کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی فرمایا ہے کہ اس زمانے میں جنت قریب کر دی جائے گی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔(-) (التکویر:14) اور جب جنت کو قریب کر دیا جائے گا۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اس قریب کی ہوئی جنت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور فکر کا مقام ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھا رہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف ایک قسم کی نیکی کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی مکمل رضا کے حقدار بن جاؤ گے بلکہ تمام نیکیوں کو بجالانے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 615۔ ایڈیشن 2003ء) تا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر تم پر پڑے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے کے لئے اپنے تمام اعمال پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جو جنت ہمارے قریب کر دی گئی ہے اسے پکڑ سکیں۔ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جس نے ہمیں تقویٰ پر چلنے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی طرف بے انتہا توجہ دلائی ہے۔ ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم ولی اور پیر بنو نہ کہ ولی پرست اور پیر پرست۔

(ملفوظات جلد نمبر2صفحہ139۔ایڈیشن 2003ء)

آجکل کے پیروں نے تو دین کو استہزاء کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اب دیکھ لیں یہ بہت بڑی بات ہے کہ آپ ہم سے خواہش رکھتے ہیں کہ ولی اور پیر بنو۔ خود ہر ایک اپنی ذات میں ولی اور پیر ہو۔ لیکن آجکل کے پیروں کی طرح نہیں جنہوں نے (-) کو استہزاء کا نشانہ بنا لیا ہوا ہے۔ آجکل کے پیر تو لوگوں کو غلط راستے پر ڈال کر جنت کا لالچ دے کر دوزخ کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بیان فرمایا کرتے تھے کہ ان کی ایک بہن کسی پیر کی مرید تھی۔ حضرت خلیفہ اول نے انہیں کہا کہ تم بھی اب کچھ خوف خدا کرو، اب سمجھ جاؤ، اپنی دنیا و عاقبت سنوارو اور احمدی ہو جاؤ۔ تو وہ کہنے لگی کہ مجھے احمدی ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں نے فلاں پیر صاحب کی بیعت کر لی ہے وہ بڑے پہنچے ہوئے پیر صاحب ہیں۔ انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے کہ تمہیں کسی قسم کی نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم ہماری سچی مریدنی ہو، جو جی میں آئے کرتی رہو، کوئی نیکی بجالانے کی ضرورت نہیں، تمہارے سب گناہ ہم نے اٹھا لئے ہیں۔ گویا کفّارہ کا نظریہ صرف عیسائیوں میں نہیں ہے ان (-) پیروں نے بھی پیدا کیا ہوا ہے تو کیا یہ لوگ خیر امت کہلانے کے حقدار ہیں؟ بہرحال حضرت خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کو کہا کہ دوبارہ اپنے پیر صاحب کے پاس جاؤ تو ان سے پوچھنا کہ جب قیامت کے دن ایک ایک شخص سے اس کے عمل کے بارہ میں پوچھا جائے گا اور گناہوں کی وجہ سے جوتیاں پڑنی ہیں تو پھر پیر صاحب کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ نے اپنے مریدوں کے گناہ اٹھا لئے ہیں آپ کو کتنی جوتیاں پڑیں گی؟ تو بہرحال وہ کہنے لگیں کہ میں پیر صاحب سے ضرور پوچھوں گی۔ دوبارہ جب آپ کو ملنے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا پیر صاحب سے سوال پوچھا تھا؟ کہنے لگیں میں نے پوچھا تھا اور جس بات کو آپ نے بہت بڑا مسئلہ بنا کر پیش کیا تھا، پیر صاحب نے تو اسے منٹوں میں حل کر دیا۔ آپ نے فرمایا کیسے؟ کہنے لگی میرے سوال پر پیر صاحب کہنے لگے دیکھو جب فرشتے تم سے پوچھیں کہ تم نے فلاں فلاں گناہ کیوں کئے ہیں تو کہہ دینا مجھے تو اس کا کچھ نہیں پتہ۔ یہ پیر صاحب یہاں کھڑے ہیں مجھے تو انہوں نے کہا تھا کہ جو جی میں آئے کرو، تمہیں کوئی نہیں پوچھے گا۔ اب یہ پیر صاحب کھڑے ہیں ان سے پوچھ لیں۔ اس پر وہ تمہیں چھوڑ دیں گے، تمہاری طرف نہیں دیکھیں گے۔ جب تمہاری طرف سے نظریں پھیریں تم دوڑ کر جنت میں داخل ہو جانا۔ پیر صاحب کہتے ہیں باقی رہ گیا میرا معاملہ تو جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو مَیں اپنی لال لال آنکھیں نکال کر غصے سے کہوں گا کہ کربلا میں ہمارے نانا حضرت امام حسین نے جو قربانیاں دی تھیں کیا وہ کافی نہیں تھیں کہ آج پھر تم لوگ ہمیں تنگ کر رہے ہو۔ دنیا میں دنیا والوں نے ہمارا جینا حرام کر دیا تھا اور آج یہاں آئے ہیں تو تم بھی وہی طریق اختیار کئے ہوئے ہو اور ہمارے اعمال کے بارے میں پوچھ رہے ہو کہ کئے کہ نہیں کئے۔ تو اس پر فرشتے شرمندہ ہو کر ایک طرف ہٹ جائیں گے اور ہم گردن اکڑاتے ہوئے جنت میں بڑے رعب، دبدبے سے داخل ہو جائیں گے۔

(تفسیر کبیر جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 209-208 مطبوعہ ربوہ)

یہ ہے اس وقت کے پیروں کا حال۔ آجکل کے پیر بھی اس قسم کے ہیں کہ بغیر اعمال کے جنتیں دینے والے ہیں جو حقیقت میں دوزخ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ خود بھی دوزخ میں گرنے والے ہیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرف لے جانے والے ہیں۔

حقیقت میں جو جنت اس مبارک زمانے میں انسانوں کے قریب کی گئی ہے وہ وہ جنت ہے جس کے راستے حضرت مسیح موعود نے ہمیں دکھائے ہیں۔ قرآن و حدیث کی خوبصورت وضاحت کر کے، اعمال کے بجالانے کی طرف توجہ دلا کر، لغویات اور بدعات کو ختم کر کے، دنیا کو خدا کے حضور سربسجود ہونے کے طریق بتا کر، یہ راستے ہیں جو جنت میں جانے کے ہیں اور اس طرح جنت قریب کی گئی ہے۔

جہاں تک پیروں کا ذکر ہے یہ صرف اس زمانے کے پیر نہیں جیسا کہ میں نے کہا جو حضرت خلیفہ اول میں بیان فرمایا ہے، بلکہ آجکل بھی یہی حال ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ پاکستان میں بھی اور ہندوستان میں بھی بلکہ اکثر مسلمان ممالک میں جاہل لوگوں کا تو ہے ہی، لیکن صرف جاہلوں کا ہی نہیں بلکہ ایسے پڑھے لکھے لوگوں کا بھی ہے جو اپنے آپ کو کم از کم پڑھا لکھا سمجھتے تو ہیں، جن میں ہمارے لیڈر بھی ہیں اور سیاستدان بھی ہیں۔ کئی کا مجھے علم بھی ہے جو نہ نمازیں پڑھیں گے، نہ قرآن پڑھیں گے لیکن پیروں کے مرید ہیں اور ان کی دعاؤں کو ہی اپنے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ اگر جنتیں اس طرح قریب ہونی ہیں اور ملنی ہیں پھر تو قرآنِ کریم کے احکامات کی نعوذ باللہ کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ قرآنِ کریم کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ پس ہم بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مان کر جنت کی حقیقت کا پتہ لگایا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ادراک حاصل کیا ہے۔ کئی لوگ مجھے دعا کے لئے کہتے ہیں، تو جب پوچھا کہ تم نمازوں میں باقاعدہ ہو؟ تو پتہ چلتا ہے کہ نہیں ہیں۔ تو مَیں تو یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ پہلے خود دعا کرو اور اپنی دعا سے میری دعا کی قبولیت میں مددگار بنو اور یہ اس سنت کے مطابق ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمائی ہے۔

ایک مرتبہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا مَیں دعا کروں گا لیکن تم بھی اپنی دعاؤں سے میری مدد کرو۔

(مسلم کتاب الصلاۃ باب فضل السجود والحث علیہ حدیث نمبر1094)

پس یہ ہے وہ خوبصورت نقشہ جو ایک (مومن) معاشرے کا ہونا چاہئے کہ اپنے اعمال کی اصلاح کرو، اپنے لئے دعائیں کرو اور جس کو دعا کے لئے کہو اس کی بھی اپنی دعاؤں کے ذریعے سے مدد کرو۔ دعائیں وہی قبولیت کا درجہ پا سکتی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آپ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کی جائیں اَور کوئی ذریعہ نہیں ہے اور ان دعاؤں میں

بھی دین کی برتری کے لئے دعا کو ترجیح دینی چاہیئے۔جب اس سوچ کے ساتھ زندگی بسر ہو رہی ہوگی اور دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی تو پھر وہ عظیم انقلاب بھی پیدا ہوگا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم غلام کو دنیا میں بھیجا تھا اور جس کے آنے سے جنت انسان کے قریب کر دی گئی تھی۔پس ہر احمدی کو اپنی سوچوں کو اس طریق کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، اپنے عملوں کو اس نہج پر بجالانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہوسکتی۔ہاں خدمتگار کے طور پر بیشک ہو سکتی ہے۔لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہوسکتی۔یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے۔جب یہ حالت ہے تو پھر کیوں ایسی شرطیں لگا کر ضدّیں جمع کرتے ہیں۔ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔صحابہ کی حالت کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک صاف کر دیا۔حضرت عمرؓ کو دیکھو کہ آخر وہ اسلام میں آکر کیسے تبدیل ہوئے۔اسی طرح پر ہمیں کیا خبر ہے کہ ہماری جماعت میں وہ کون سے لوگ ہیں جن کے ایمانی قویٰ ویسے ہی نشوونما پائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔اگر ایسے لوگ نہ ہوں جن کے قویٰ نشوونما پا کر ایک جماعت قائم کرنے والے ہوں تو پھر سلسلہ چل کیسے سکتا ہے۔مگر یہ خوب یاد رکھو کہ جس جماعت کا قدم خدا کے لیے نہیں اس سے کیا فائدہ؟ خدا کے لیے قدم رکھنا امر سہل بھی ہے جبکہ خدا تعالیٰ اس پر راضی ہوجاوے اور روح القدس سے اس کی تائید کرے۔یہ باتیں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔جب تک اپنے نفس کی قربانی نہ کرے اور نہ اس پر عمل ہو۔فرمایا (-) اور وہ جو اپنے ربّ کے مرتبے سے خائف ہوا اور اس نے اپنے نفس کو ہوس سے روکا تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہو گی''۔فرمایا: ''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوجاتی ہے اگر ہوائے نفس کو روک دیں۔فرمایا کہ صوفیوں نے جو فنا وغیرہ الفاظ سے جس مقام کو تعبیر کیا ہے وہ یہی ہے (-) کہ اپنے نفس کو ہوس سے روکو، اس کے نیچے ہو''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 320۔ایڈیشن 2003ء)

پھر فرماتے ہیں: ''مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لیے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہوچکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ وطہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی، اسے دوبارہ قائم کرے۔عام طور پر تکبر دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔علماء اپنے علم کی شیخی اور تکبر میں گرفتار ہیں۔فقراء کو دیکھو تو ان کی بھی حالت اَور ہی قسم کی ہورہی ہے۔ان کو اصلاح نفس سے کوئی کام ہی نہیں رہا۔ان کی غرض و غایت صرف جسم تک محدود ہے۔اس لیے ان کے مجاہدے اور ریاضتیں بھی کچھ اَور ہی قسم کے ہیں جیسے ذکرِ ارّہ وغیرہ۔جن کا چشمۂ نبوت سے پتہ نہیں چلتا''۔ایسی ایسی ریاضتیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتیں، پتہ نہیں چلتا۔فرمایا ''مَیں دیکھتا ہوں کہ دل کو پاک کرنے کی طرف ان کی توجہ ہی نہیں۔صرف جسم ہی جسم باقی رہا ہوا ہے جس میں روحانیت کا کوئی نام ونشان نہیں۔یہ مجاہدے دل کو پاک نہیں کر سکتے اور نہ کوئی حقیقی نور معرفت کا بخش سکتے ہیں۔پس یہ زمانہ بالکل خالی ہے۔نبوی طریق جیسا کہ کرنے کا تھا وہ بالکل ترک کر دیا گیا ہے اور اس کو بھلا دیا ہے۔اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ عہدِ نبوت پھر آجاوے اور تقویٰ اور طہارت پھر قائم ہو اور اس کو اس نے اِس جماعت کے ذریعہ چاہا ہے''۔فرمایا ''پس فرض ہے کہ حقیقی اصلاح کی طرف تم توجہ کرو اسی طرح پر جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح کا طریق بتایا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 214-213۔ایڈیشن 2003ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم بھی حضرت مسیح موعود کے ذریعہ آنے والے اس انقلاب اور تغیر کا حصہ بن سکیں جو اب آپ کے ذریعہ مقدر ہے۔

الف۔منور

میرے پیارے ابوجان مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب

میرے پیارے ابو جان چوہدری محمد سلیم صاحب 19/اگست 2008ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ سابق امیر جماعت بھیرہ وسابق ٹیچر جامعہ احمدیہ اور قاضی سلسلہ احمدیہ دارالقضاء مولوی محمد یوسف صاحب بھیروی کے بڑے فرزند تھے۔آپ نے میٹرک بھیرہ ہائی سکول سے ہی کیا جہاں محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ آپ کے کلاس فیلو بھی رہے اور دوست بھی۔

میرے پیارے ابو جان بہت نیک، سادہ، شریف الطبع اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔مختلف ادوار میں جماعتی عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔جب فوت ہوئے اس وقت بھی زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔مربیان سلسلہ احمدیہ کی بہت قدر و عزت کرتے تھے۔بچوں کی دینی تربیت کے سلسلے میں گھر پر کلاس کا انتظام کروایا کرتے تھے۔ہمیں بچپن سے ہی مختلف مواقع پر کی جانے والی دعائیں سکھایا کرتے۔قرآن کریم خود پڑھایا اور درود شریف بکثرت پڑھنے کی تاکید کرتے تھے۔میرے پیارے ابو جان امی جان کے بہترین ساتھی تھے۔ایک دوسرے کا بہت خیال رکھنا اور ایک دوسرے کے مشورے سے کام ہوتے۔اپنے بچوں کو بھی ماں کی قدر و عزت کرنے کی تلقین کرتے۔اپنی ساری زندگی بہت سادگی سے گزاری ہمارے لئے بہترین باپ اور دوستانہ تعلق تھا۔اور ہر قدم پر رہنمائی دینے والے تھے۔ہمیشہ بچوں کے آرام اور ضروریات کا بہت خیال رکھا۔نہ تو بچوں کو بے جا آزادی دی اور نہ ہی بے جا پابندیاں لگائیں۔بلکہ مذہبی کتب اور ماہانہ رسائل باقاعدگی سے شروع سے ہی بچوں کی تربیت کے لئے لگوائے ہوئے تھے۔تعلیم کا بے حد شوق تھا اور چاہتے تھے کہ بچے زیادہ سے زیادہ بہتر علم حاصل کریں ہمیشہ اچھے کام کی حوصلہ افزائی کرتے اور بچوں کو ایمانداری محنت سے کام کرنے کی تلقین کرتے۔خود بھی ایک ایماندار اور محنتی انسان تھے۔بچوں سے بہت پیار کرتے۔امی جان بتاتی ہیں کہ دعا کیا کرتے تھے کہ میری زندگی میں میرا کوئی بچہ فوت نہ ہو۔اللہ نے ان کی دعا قبول کی۔بہت حساس دل اور دوسروں کا درد رکھنے والے انسان تھے۔اپنی وفات کا خواب دیکھ چکے تھے۔اور اپنا خواب مربی صاحب اور گھر والوں کو سنایا اور کہا کہ میرے پاس اب وقت کم ہے۔اس کے بعد تقریباً دو ماہ بعد ہی اللہ کی طرف سے بلاوا آگیا۔آپ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔والدین کی بہت اطاعت کرنے والے تھے اور والدین کا ذکر ہمیشہ اچھے انداز سے کیا اور اکثر ان کا ذکر کرتے ہوئے آواز بھرا جاتی تھی۔

ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزرا۔لیکن بہت صابر وشاکر رہے۔دوسرں کی تکلیف پر بے چین ہو جاتے۔آپ چونکہ ڈسپنسر تھے۔آخری سال میں صحت کی کمزوری کے باعث گھر پہ ہی مریض چیک کیا کرتے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں بہت شفاء رکھی تھی۔غریب طبقہ کا خاص طور پر بہت خیال رکھتے ہم نے ہمیشہ انہیں غریبوں حاجت مندوں کی مدد کرتے دیکھا۔بہت رحم دل اور نرم دل انسان تھے۔اکثر راتوں کو اٹھنا پڑتا تو گھبراتے نہ تھے مریض چیک کرتے کہ یہ کسی تکلیف کے سبب ہی آیا ہے۔اکثر مریض اپنے گھریلو مسائل بھی ابو جان سے ڈسکس کرتے اور آپ سے مشورے لیتے تھے۔وفات سے دو دن پہلے طبیعت خراب تھی۔رات 2 بجے مریض آیا۔تو خود چیک کرنے گئے چھوٹا بھائی جو ڈسپنسر کورس بھی کر چکا ہے اور اب بفضل اللہ تعالیٰ واقف زندگی سٹوڈنٹ بھی ہے۔اس نے کہا کہ آپ آرام کریں میں مریض چیک کر لیتا ہوں۔لیکن ابو جان نے اپنی ذمہ داری، ہمدردی اور مریض کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے خود چیک کیا۔کمزوری کے باعث واپسی پہ خود بھی گر گئے۔اکثر مریض ضد کرتے کہ ڈاکٹر صاحب کو ہی دکھانا ہے۔آپ کی وفات پر بہت سے غیراز جماعت تعزیت کے لئے آئے اور انتہائی اچھے لفظوں میں یاد کرتے رہے۔یہ ابو جان کی اچھائی، نیکی اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک ہی تھا کہ وفات پر غیراز جماعت لوگ بغیر کہے اپنے گھروں سے چارپائیاں اور بستر لا لا کر دیتے رہے۔ہمیں خود انتظام کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔

اگر ابو جان کو کہا جاتا کہ مہنگائی زیادہ ہوگئی ہے آپ اپنی فیس بھی تھوڑی زیادہ کر دیں۔تو ناراضگی کا اظہار کرتے۔کہ پھر یہ لوگ کہاں جائیں کون ان کا خیال کرے گا۔بہت سے بغیر فیس کے ہی دوا لے جایا کرتے تھے۔انسانی ہمدردی بہت زیادہ تھی۔طبیعت میں کوئی حرص و لالچ ہرگز نہ تھا۔آپ پر اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ بہت فضل وکرم رہے اور آپ سے ہمیشہ اللہ پیار کا سلوک کرتا رہا۔

احباب جماعت سے بھی درخواست دعا ہے کہ اب بھی میرا لطیف و ودود آقا میرے پیارے ابا جان سے بہت پیار کا سلوک کرے انہیں اپنے پیاروں میں شامل رکھے اور ان کے سب گناہ معاف فرمائے۔آمین

فونو گراف کی ایجاد اور پیغام احمدیت

سیدنا حضرت مسیح موعود دین کی عالمگیر اشاعت کا مقصد لے کر مبعوث ہوئے تھے اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ نشرواشاعت کے کام میں مدد دینے والی اکثر و بیشتر اہم ایجادوں کا زمانہ حضرت مسیح موعود کے دور حیات (1835-1908) کے گرد چکر لگاتا ہے۔ان میں سے ہر ایک ایجاد ایسی ہے جس کا وجود حضرت مسیح موعود کے بین الاقوامی مشن کو فروغ دینے کے لئے از بس ضروری تھا۔ان ایجادات میں سے ایک فونوگراف ہے جس کی ایجاد 1877ء میں ایڈیسن نے کی۔مگر ہندوستان میں آئے ہوئے اسے چند سال ہوئے ہوں گے۔حضور کے مخلص خادم حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے فونوگراف خریدا۔حضرت اقدس کو اکتوبر 1901ء میں اس کی اطلاع ہوئی۔حضور جو دنیا میں اپنی آواز پہنچانے کی صبح و شام نئی نئی راہیں سوچتے تھے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ ”جب وفد نصیبین جائے تو ہم اپنی ایک تقریر جو عربی زبان میں ہو اور قریباً چار گھنٹہ کے برابر ہو اس میں بند کر دیں جس میں ہمارے دعاوی اور دلائل بیان کئے جائیں۔اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جہاں جہاں یہ لوگ جائیں گے وہاں اس تقریر کو اس کے ذریعہ سنائیں۔آج تک اس فونوگراف سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا ہے مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا۔“

یہ بھی تجویز ہوئی کہ حضور کے خطاب سے قبل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی ایک تقریر اس موضوع پر ریکارڈ کی جائے کہ انیسویں صدی مسیحی کے سب سے بڑے انسان کی تقریر آپ کو سنائی جاتی ہے جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے نام سے دنیا میں آیا ہے اور جس نے ارض ہند میں ہزاروں لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور جس کے ہاتھ پر ہزاروں تائیدی نشان ظاہر ہوئے۔خداتعالیٰ نے جس کی ہر میدان میں نصرت کی وہ اپنی دعوت بلاد اسلامیہ میں کرتا ہے۔ سامعین خود اس کے منہ سے سن لیں کہ اس کا دعویٰ اور دلائل کیا ہیں؟ فونوگراف کا تجربہ کرنے کے لئے حضرت اقدس نے نواب محمد علی خاں صاحب کو لکھا کہ جب وہ قادیان آئیں فونوگراف ساتھ لیتے آویں۔ چنانچہ وہ وسط نومبر 1901ء میں حضور کی خدمت میں لائے اور 15 نومبر 1901ء کو نماز عصر کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی دو سلنڈروں میں آواز ریکارڈ کی۔قادیان میں فونوگراف کا چرچا ہوا تو دوسرے لوگوں میں بھی اس کو دیکھنے کی بڑی خواہش پیدا ہوئی۔قادیان کے آریہ سماجی لالہ شرمپت رائے کو تو اس قدر اشتیاق ہوا کہ انہوں نے براہ راست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھی درخواست کر دی۔یہ 20 نومبر 1901ء کا واقعہ ہے۔ حضور نے نماز ظہر کے وقت حضرت نواب صاحب سے اس کا تذکرہ فرمایا تو نواب صاحب نے بخوشی اجازت دے دی۔ان لوگوں کا فونوگراف دیکھنا تو محض تماشائی کے رنگ میں تھا مگر حضرت مسیح موعود نے اسے دعوت الی اللہ کا ایک بھاری ذریعہ بنا لیا اور وہ یوں کہ حضور نے چند منٹوں میں خاص اس تقریب کے لئے ایک لطیف نظم کہی جس کے ابتدائی دو شعر یہ تھے۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دل پاک صاف سے
کم تر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

حضرت اقدس کی ہدایت کے تحت مولانا عبدالکریم صاحب نے یہ نظم اور اس کے علاوہ عجب نوریست درجان محمد کے مصرعہ والی مشہور نظم اور قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں نیز حضور کی ایک فارسی نظم کے چند اشعار منشی نواب خاں صاحب ثاقب آف مالیر کوٹلہ نے پڑھے جو فونوگراف میں محفوظ کر لئے گئے۔ یہ تیاری مکمل ہو چکی تو ساڑھے چار بجے کے قریب حضرت اقدس کے بالا خانہ کے صحن میں فونوگراف رکھ دیا گیا۔ حضرت اقدس کی طرف سے تحریری اطلاع ملنے پر نہ صرف لالہ شرمپت رائے اور آریہ سماج کا سیکرٹری بلکہ دوسرے ہندو اور مسلمان کثیر تعداد میں پہنچ گئے۔ لالہ شرمپت رائے کو فونوگراف کے قریب بٹھایا گیا۔فونوگراف نے سب سے پہلے مالیرکوٹلوی کے لب و لہجہ میں اشعار سنائے پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی سریلی آواز سے حضرت اقدس کی تازہ اور قدیمی نظم نشر ہوئی۔ حضرت اقدس کی تازہ نظم دوبارہ سنائی گئی اور دونوں مرتبہ جماعت کے بزرگوں کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری رہی مگر لالہ شرمپت رائے اور دوسرے غیروں کا رنگ بالکل فق ہو جاتا تھا۔ بہرحال حضرت اقدس نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا اور یہ تجربہ نہایت درجہ کامیاب ثابت ہوا۔ آخر میں قرآن شریف مولانا عبدالکریم صاحب کی آواز میں سنایا گیا اور یہ جلسہ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے دنیا میں پہلا جلسہ تھا برخواست ہوا۔

مگر وفد نصیبین کے التواء کی وجہ سے حضرت

اطلاعات واعلانات

نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی محترمہ ناشیہ علوی صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 4 نومبر 2011ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے مکرم نواز احمد خان صاحب ابن مکرم محمد نیاز خان صاحب راولپنڈی سے بعوض پانچ لاکھ روپیہ حق مہر پر کیا۔اسی روز الرفیع بینکوئیٹ ہال میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کرائی۔ دلہا خالد احمدیت محترم ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب گجراتی مصنف ”احمدیہ پاکٹ بک“ کے نواسے اور دلہن اپنے خاندان میں سب سے پہلے ہونے والے احمدی مکرم چودھری غلام نبی علوی صاحب کی پوتی ہیں۔ آپ نے 1932ء میں 22 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور پھر سارے بہن بھائیوں کو احمدیت میں شامل کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت کرے۔ نیز مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم امجد علی کھرل صاحب ڈسپنسر ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری نسبتی ہمشیرہ مکرمہ عابدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد افضل خاں صاحب مرحوم اہلیہ مکرم طاہر احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بائی پاس ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم ساجد منور صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم بشیر اقبال صاحب نائب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا مورخہ 6 نومبر 2011ء کو سائیکل پر ربوہ سے احمد نگر جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔جس کے نتیجہ میں ان کی دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور اس پر گہرا زخم بھی آیا ہے اور بغرض علاج فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور مورخہ 13 نومبر 2011ء کو لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ مورخہ 15 نومبر 2011ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ ہوگی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/30 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے موثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی موثر ترین دوا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15-نومبر

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

مکان برائے فروخت

محلہ دارالنصر غربی نزد دفتر الفضل 10 مرلے کی ڈبل پورشن پر مشتمل ایک کوٹھی۔ جس میں گیس اور بجلی کے ہر پورشن میں الگ الگ میٹر لگے ہوئے ہیں۔

نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔ وافر میٹھا پانی موجود

رابطہ نمبر: 0333-6713229, 0476212261:
0333-9794418

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں

ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، وجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

احمد مقبول کارپٹس

مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

12- ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور

042-36306163, 36368130 Fax: 042-36368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
Cell: 0322-4607400

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

❖ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاد دہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ

HOLISMOPATHY

سے شفاء ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے

0334-6372030
047-6214226

بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد

ربوہ میں پہلی بار — شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی ویڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے

لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر

گھر کی تمام تقریبات کی ویڈیو اور فوٹوگرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹوگرافر سے کروائیں۔

سپاٹ لائیٹ ویڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دارالنصر غربی ربوہ
0300-2092879, 0321-2063532, 0333-3532902

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan Tel: 061-6779794

UNIVERSAL ENTERPRISES

174 Loha Market
Landa Bazar Lahore

Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets

Tell: +92-42-37379311-12, 37634650

Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal S/O Mian Mubarik Ali (Late)
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

042-36625923
0332-4595317

دلہن جیولرز

قدیر احمد، حفیظ احمد

(طالب دعا)

Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

✪ ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت

TeL: 047-6214000, Fax: 047-6215000
Mob: 0333-6524952
E_mail: imtiaztravels@hotmail.com

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study In

Canada, Australia, New Zealand, UK & USA

Students may attend our IELTS classes with 30% discount

Education Concern®
67-C, Faisal Town Lahore
042-35177124/03028411770
www.educationconcern.com/ info@educationconcern.com

پاکستان کے ہر شہر کے students رابطہ کر سکتے ہیں۔

EC Education Concern®

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ

اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں

Tel: 6211550 Fax 047-6212980
Mob: 0333-6700663
E-mail: ahmadtravel@hotmail.com

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

دنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use

دنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world

فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency

MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit Choice

Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

Dawlance Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔

گوہر الیکٹرونکس

گولبازار ربوہ
047-6214458

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

موٹاپے اور چھوٹے قد کا علاج

عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری

نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

بانی: محمد اشرف بلال

وقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار

86- علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجئے
E-mail: bilal@cpp.uk.net

معروف قابل اعتماد نام — البشیرز

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے

شاہد الیکٹرک سٹور

متصل احمدیہ بیت الفضل

پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605

FR-10

خوشخبری

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں

FAKHAR ELECTRONICS — فخر الیکٹرونکس

PH: 042-7223347, 7239347, 7354873
Mob: 0300-4292348, 0300-9403614

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

ڈیجیٹل پاور کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹر و لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن

خصوصی رعائتی پیکج

دوران Fetal Doppler detector اور CTG
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر کا Cover
پرائیویٹ روم، AC روم اٹیچڈ باتھ مریضوں کیلئے جدید لفٹ کا انتظام

بروز اتوار پروفیسر ڈاکٹر ملک محمد ساغر سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

0476213944
03156705199

یادگار چوک ربوہ